Lesson No 92 Root Words (88 – 126) قال الملأ

كرهين ← كره ← كراہت ← نا پسندیدگی۔

عدنا ← عود ← پلٹنا، مڑنا

الرجفة ← رجف ← کانپنا، بہت زیادہ ہلنا، عذاب ہلنے

جثمین ← جثم ← اوندھا، منہ کے بل پڑا ہونا۔

یغنو ← غنی ← بے پرواہ، بے نیاز۔ مالدار لوگ

اٰسی ← اسی ← افسوس کرنا / غمگین ہونا۔

یضرعون ← ضرع ← عاجزی اختیار کرنا۔

عفو ← عفو ← ① درگزر کرنا۔ مٹا دینا ② کسی چیز کا بڑھ جانا
نباتات کا بڑھ جانا۔
جانور کی چربی کا بڑھ جانا۔ ترقی کرنا۔

بغتة ← بغت ← اچانک

نائمون ← نوم ← سونا ← آیۃ الکرسی

اصبنهم ← صواب ← پکڑنا، پہنچنا ← تیر کا نشانے پر لگنا۔

حقیق ← حقق ← حق، حقائق، بالکل سچی اور ٹھیک چیز
لائق، اہل ہونا۔ بالکل صحیح ہے

عصاه ← عصو ← لاٹھی ← موسیٰ کی

ثعبان ← ثعب ③ ← عربی زبان میں بڑے سانپ کیلئے
① حیّۃ ← اسم جنس ← کنڈلی مار کے والا سانپ
② جانّ ← پروہ جن جو سانپ کی شکل میں ہو۔ پتلا اور لمبا
مفسرین کے مطابق ← حیّۃ عام سانپ۔ پھر عصا سے سانپ
سانپ بننے کی صفت ← جانّ پھر موٹا ہو گیا تو ثعب
من سأت ← پتلی + کمزور لوگوں کی لاٹھی ← حضرت سلیمانؑ کی لاٹھی

بیضاء ← بیض ← سفید + چمکدار

ارجئه ← ارجع (رجوع) ← پیچھے ڈالنا ، کسی کو مہلت دینا /
ٹال دینا - کسی کو منتظر بنانا

المدائن ← مدن ← مدینہ

حاشرین ← حشر ← اکٹھا کرنا ، جمع کرنا۔

القوا ← لقی / لقو ← کسی چیز کو بہت آہستہ ، احتیاط کے ساتھ
رکھنا ، ڈالنا۔

تلقف ← لقف ← کسی چیز کو جلدی سے لے لینا ، نگل جانا
اور ہوشیاری کے ساتھ ہاتھ / منہ میں لے لینا۔
نگلنا ← چبائے بغیر جلدی جلدی کھانا ۔ نگل جانا

یافکون ← افک ← جھوٹی اور خلاف واقعہ بات ← افک واقعہ

لاصلبنکم ← صلب ← پیٹھ ، صلیب ← سولی پر چڑھا دینا

افرغ ← فرغ ← کسی چیز کو آہستہ آہستہ انڈیلنا۔
جگ میں پانی کو آہستہ آہستہ ڈالنا opposite word
← شغل
ڈول سے آہستہ آہستہ پانی انڈیلنا

مسلمین ← سلم ← اطاعت و فرمانبرداری کرنا
اسلام + مسلم

تنقم ← نقم ← انتقام / انکار ← نوکیلی چیز سے
(کھرچ) کھرچ کھرچ کر نکالنا۔
ہڈی سے گودہ نکالنا

Tafseer Lesson No 92 (88-126)

آٹھویں پارے کا اختتام + نویں پارے کا آغاز + شعیب کا آغاز

88 ← شعیبؑ کی قوم میں سے دولت کے گھمنڈ میں مبتلا سرداروں نے کہا کہ ہم آپکو ضرور بضرور نکال دیں گے ← ان ظالموں کے انکار کو دیکھیں پھر آپکو نکالنے کی بات۔

89 ← حضرت شعیبؑ کہنے لگے اگر ہم تمہاری طرف پلٹ جائیں تو اللہ پر جھوٹ گھڑنے والے بن جائیں گے۔

* حضرت شعیبؑ کے عزم کا اظہار
* انکی خودسپردگی اللہ کی طرف

* اب انہوں نے اللہ پر بھروسہ کرکے اسے اپنا وکیل بنا لیا ہے کہ ایک طرف توحید دوسری طرف ظالم قوم ہمارے درمیان فیصلہ کر دیجیے

ربنا افتح - - - - خیر الفتحین ← شعیبؑ کی دعا

ایک عرصہ تک سمجھانے کے بعد جب کوئی نبی دعا مانگے تو اللہ رب العزت وہ دعا قبول کرتے ہیں۔

90 ← ① سردار آپس میں ایک دوسرے سے کہہ رہے ہیں کہ شعیبؑ کی بات ماننے سے ہماری تجارت نہیں ہوگی۔ اگر قافلوں کو تنگ کرنا بند کر دیا تو ہماری دھاک نہیں رہے گی۔

② وہ ایمان لانے والوں سے کہہ رہے تھے کہ شعیبؑ کے پیچھے نہ چلو۔

91 ← اہل مدین پر رجفۃ کا عذاب ← قرآن کی دوسری آیات کو جمع کرنے کے بعد ان پر تین طرح کا عذاب

CamScanner

شعیبؑ کی قوم پر ← تین عذاب
آیا تھا - ظلۃ ← صیحۃ ← رجفۃ ← ایک ایسے بادل نے
آ لیا جس میں سے ایک دلخراش چیخ نکلی جس میں آگ کے
شعلے بھی تھے - پھر اس دوران نیچے سے زلزلے نے آ لیا۔
عذاب کی شدت کی تکالیف سے بچنے کیلئے انہوں نے اوندھے
ہو کر اپنے سینے زمین سے چپکا رکھے تھے۔

آگ کے / شعلے والا / سایبان — **الظلۃ** — **سورۃ شعراء ← آیت نمبر ۱۸۹**
سخت / چنگھاڑ — **الصیحۃ** — **سورۃ ھود ← آیت نمبر ۹۴**

۹۵ ← بہت سخت عذاب ← کہ وہ بستیاں ایسی تھیں کہ جیسے وہاں
کبھی کوئی تھا ہی نہ -

۹۳ ← جب کوئی قوم تکذیب کرتی ہے تو کافر بن جاتی ہے۔
شعیبؑ کو کہہ رہے ہیں کہ اب کیسے میں غمگین ہوں جبا میں نے
سب سمجھا چکا تھا تحمل بھی دی تھی - انسان گومگو کی کیفیت میں
ہوتا ہے جیسے ایک بچے کے بگڑنے پر ماں کا رویہ ہوتا ہے -
ویسے حضرت شعیبؑ بھی اپنی قوم کیلئے بہت ~~[illegible]~~ پریشان ہیں۔

* اہل مکہ اور آپؐ کا بھی تو یہی حال تھا کہ تبلیغ کی دعوت
دیتے دیتے مرحلہ گزر گیا۔ ⇐ طائف کے وقت کی دعا۔
طائف سے مکہ میں داخل ہونے سے پہلے مکہ والوں کو
آپؐ کے ساتھ طائف والوں کا رویہ پتہ چل چکا تھا۔

96 ← اللہ رب العزت اب اپنی سنت کا تقاضا بتا دیے ہیں۔ اپنا افضل بتا دیے ہیں۔

پہلے وہ چھوٹے عذابوں سے تنبیہ دیتے ہیں جیسے قحط، طوفان، سیلاب، وباء وغیرہ

~~پھر بڑے عذاب زلزلہ وغیرہ~~

← پھر انکو آسائش سے آزمایا جاتا ہے۔

Final pair: اچھے / برے دن تو ہر قوم پر آتے رہتے ہیں۔

* باساء ← مالی نقصان ← تنگی ← فقر و فاقہ ← کھانا
* ضراء ← جانی نقصان ← سختی ← بیماری ← مرض

اللہ کا ضابطہ قانون قوموں کے لیے

Another pairing in quraan:
سراء ← خوشحالی
باساء ← بدحالی

95 ← اب انکو آسائشوں سے نوازا۔ پھر کہیں گے کہ اچھے برے دن تو ہمارے بزرگوں کی زندگی کا حصہ تھا ← گردشِ لیل و نہار

* حدیث کے مفہوم کے الفاظ آپ ﷺ کے

"مومن مصیبت سے نکل کر سارے کھوٹ سے پاک ہو کر نکلتا ہے اور منافق کا حال گدھے جیسا ہوتا ہے کہ مالک نے کیوں باندھا کیوں کھولا۔"

← اہلِ مکہ ← قحط حضرت یوسفؑ کے زمانے جیسا ← پھر لوگوں کا مُردار، ہڈیاں، اونٹ ← ابو سفیان کا آپ سے دعا کا کہنا ← پھر آسائش کا آنا اور اہلِ مکہ کا ایمان نہ لانا۔ سرکشی میں مبتلا رہنا۔

96 ← ایمان لانے سے → بندہ متقی بنتا ہے - اللہ کی نافرمانی خلوت و جلوت میں سے بچنا۔

برکت کے لفظی معنی → زیادتی

اگر کوئی قوم اللہ کی رحمت اور برکت کی ضمانت چاہتی ہے تو ایمان + تقویٰ کو اپنائیں

97 ← **سوالیہ انداز** ← دن بھر انسان کاموں میں مشغول رہ کر رات کو بہت بیہوشی کی نیند سوتا ہے۔ اور اگر تمہیں عذاب پکڑ لے۔

98 ← کیا یہ سب لوگ نڈر، نافرمان ہو گئے ہیں کہ انہیں اللہ کا ڈر نہیں رہا نہ ہی اللہ کے عذاب کا۔

99 ← مکر ← عربی زبان میں خفیہ تدبیر → جب تک اس شخص پر خفیہ چوٹ نہ پڑے اسے تب تک پتہ ہی نہ چلے اور وہ رنگے ہاتھوں پکڑا جائے۔

100 ← پرانے والے وارث نے اپنی آباؤ اجداد سے کوئی عبرت نہیں لی۔ کچھ سیکھا نہیں۔ کہ کون سی چیزیں انکی تباہی کا سبب بنیں۔

پرانے والی قوم → جانے والی قوم کی غلطیوں سے سیکھے اور خود کو سنوارے۔ اور اگر وہ یہ نہ کریں تو انکو انکے مرض میں بڑھا دیا جاتا ہے یعنی دلوں پر مہر۔

انہوں نے حق بات کو سنا ہی نہیں قبول ہی نہیں کیا۔

دل - مرکز ہے جسم کا → آنکھیں آئینہ ہیں دل کا جو دل میں ہے وہ آنکھوں میں نظر آئے گا۔

اسلام کی تعلیمات ― اللہ کا پیغام سورج کی طرح چمکتا ہے لیکن صرف اسکے لیے جو آنکھیں کھولے گا اسی روشنی کو

بنو اسحاق ← تمام انبیاء
حضرت ابراہیم کو <
بنو اسماعیل ← آپ ﷺ

دیکھنا چاہیے گا۔

151 ← ہم کھول کھول کر واقعات بیان کیے جو سب سبق نہیں ہم انکے دلوں پر ایسے ہی مہر لگاتے ہیں

جب ایک شخص ایسی حالت پر پہنچ جائے کہ پر مشاہدے، واقع، تجربے سے انکار کرے حق کو نہ مانے تو انکے دلوں پر مہر لگا دی جائے گی

152 ← مفسرین کے مطابق (1) الست بربکم کا عہد (2) اطاعت و فرمانبرداری کا عہد

فاسق ← نافرمان ← نہ حقوق اللہ اور نہ ہی حقوق العباد نبھانے والے

103 ← موسیٰ کا واقعہ ← زیادہ تفصیل + تشریح

زیادہ معجزات، زیادہ قوت ظہور (موسیٰ کے) پاس ہے۔ انکی قوم بھی دوسری قوموں کے مقابلے میں زیادہ ہٹ دھرم تھی۔

انکے بادشاہ کا لقب فرعون تھا ہے جسکا مطلب سورج انسانی روح میں تحلیل ہو کر انسانی شکل اختیار کرنا مطلب سب سے زیادہ طاقت ور ہے۔ یہ لوگ سورج کو دیوتا ماننے والے اور اسکی پوجا کرنے والے تھے۔

* حضرت موسیٰ کا اپنے دور میں دو فرعونوں سے سامنا ہوا۔

(1) رعمسیس ← وہ فرعون جس نے انکی پرورش کی

(2) رعمسیس کا بیٹا ← سلطنت بڑی وسیع شام سے حبشہ تک بحیرہ روم سے حبشہ تک کے عظیم و شان ملک تھی

* موسیٰ کے واپس آنے سے پہلے ۱۰ سال تک وہ حضرت شعیب کی خدمت کے پاس مدین میں رہے۔

یہ صرف بادشاہ نہیں بلکہ دیوتا بھی تھا جسکی لوگ پوجا کرتے اور مانتے تھے۔

موسیٰ کی 2 نشانیاں ⟵ ② عصا ① ید بیضہ

قریش مکہ کے سامنے یہ واقعہ بیان کیا جا رہا ہے۔

① آپ کے ساتھی بھی اسی طرح کمزور تھے جیسے موسیٰ کے ساتھی۔

② ہمت نہیں ہارنی ← اللہ حق کا ساتھ دے گا۔

③ آخر کار آپ زیادہ + مضبوط ہو جائیں گے۔

104 اہل مصر سورج کی پوجا ← فرعون ← سورج کے دیوتا کی اولاد

دونوں جہانوں کے مالک کی طرف سے بھیجا ہوا ہوں۔

Strongest symbol count hota tha.

105 موسیٰ دو چیزوں کی دعوت لے کر فرعون کے پاس گئے تھے۔

① اللہ کی بندگی

② بنی اسرائیل کی رہائی ← پہلے مسلمان تھے اور فلسطین + شام کے علاقے میں رہتے تھے → فرعون کے غلام بن کر رہ گئے

موسیٰ انکو فرعون کی غلامی سے نجات دلانا چاہتے تھے اور اللہ رب العزت نے بھی اسی لیے بھیجا تھا۔

106 ← فرعون نے انکی اللہ کی طرف سے نشانی کو مانگا جو وہ لائے تھے

107 ← عصا پیش کیا جو اژدھا بن گیا۔

108 پھر اپنا ہاتھ نکالا جو چمک رہا تھا۔

109. ← اب نشانیاں دیکھ کر پھر منکر ہو رہے ہیں اور صرف منکر نہیں انہوں نے سرکشی اختیار کر رہے ہیں کہ بہت بڑے جادوگر ہیں۔

* قوم کے متکبر لوگ (سردار) جب حق کی دعوت آتی ہے تو وہ اس سے منکر ہو جاتے ہیں۔

CS CamScanner

* موسیٰ نے صرف دو باتیں تو کہیں تھیں مطلب

① رسالت کا تعارف
② غلامی سے آزادی بنی اسرائیل } اسافرعون کے درباریوں کو ڈر لگ گیا تھا کہ یہ ہمیں ہماری سرزمین سے بے دخل نہ کر دیں

→ موسیٰ نے کہا تھا کہ جس خدا نے مجھے بھیجا ہے وہ تمہارے ان دیوتاؤں سے بہت بلند و بالا ہے بہت طاقت والا ہے

* **حکمران قوموں میں مرض آجاتا ہے جب کافی مدت تک حکمرانی کرتی ہے۔**

کیونکہ بنی اسرائیل مدت پہلے حکمرانی کر چکی تھی یعنی وہ پھر سے سر اٹھا سکتے تھے۔ غلامی سے باہر نکل سکتے تھے۔

110 ← فرعون کہتا ہے کہ یہ صرف تمہیں تمہاری سرزمین سے
111
112 بے دخل کرنا چاہتا ہے پھر اپنے درباریوں سے مشورہ مانگتا ہے کہ کیا کیا جائے۔ موسیٰ کو مہلت دی جائے اور شہر میں منادی کرا دی جائے اور ساحر علیم اکٹھے کر کے لائیں جائیں۔

113
114 ← جادوگر کہہ رہیں کہ اگر ہم غالب رہے تو کیا ملے گا۔
① اجر بھی اور ② ہمارے مقرب بن جاؤ گے۔

116 ← آنکھوں پر جادو کا اثر ہوا اور ان لوگوں کے دل ڈرنے لگے۔

تاریخی روایات کے مطابق تفسیر القرآن کے تفسیر کرتی جو پورے ملک سے جادوگر اکٹھے کیے گئے تھے انکی تعداد 300 کے بندے سے ڈالکھ تک

بتائی جاتی ہے اور ۵۰۰ اونٹوں پر انکی رسیاں + لاٹھیاں لاد کر لائی گئیں تھیں۔

116 ← جادوگروں کی لاٹھیوں / رسیوں کو ← حضرت موسیٰ کی لاٹھی آناً فاناً جلدی جلدی نگلتی جا رہی تھی۔

119 ← **جادوگروں کو مغلوب کر دیا گیا** مطلب ان پر حق کو غالب کر دیا گیا اور وہ صغیر بن گئے یعنی کہ حاکم سے محکوم بن ذلت برداشت کرنا۔ اونچے عہدے سے نچلے عہدے پر آ جانا / پھینک دیا جائے ذلیل و رسواہ ہو کر۔ فرعون + جادوگر + درباری سب صغیر ہو گئے۔

120 ← انکا اندر کی حالت نے انہیں سجدہ ریز کر دیا۔

121 ← جادوگروں نے نہ صرف ہار مانی + بلکہ ایمان بھی لے آئے۔

ایک روایت کے مطابق ← جب جادوگر مسلمان ہوئے تو قوم فرعون کے اور لوگ بھی مسلمان ہو گئے ایک روایت کے مطابق چھ لاکھ لوگ مسلمان ہوئے۔

* اب فرعون + اسکا ساتھی ← اور زیادہ خلاف ہو گئے موسیٰ اور انکے بھائی کے۔

اب فرعون نے ڈر کر موسیٰ پر سازش کا الزام لگا دیا کہ تم جادوگروں کی سازش تھی۔

124 ← اب فرعون موسیٰ کو + انکا ساتھ دینے والوں کو انکی سزا بتا رہا ہے کہ میں کیا کروں گا تمہارے ساتھ۔ اس نے ظالمانہ سزا منتخب کی جو سب کیلئے عبرت ناک ثابت ہو۔

* حضرت عمر فاروقؓ بہت بہادر تھے کہ اپنی بہن + بہنوئی کو انکے اسلام قبول کرنے پر مارنے گئے۔

کتابوں میں لکھا ہے کہ

" عمر فاروقؓ کو سخت پہاڑ سے منسوب کیا جاتا ہے لیکن وہ پہاڑ بھی جب حضرت فاطمہؓ ایمان کی چٹان سے ٹکرایا تو پاش پاش ہو گیا۔"

125 ← جادوگروں نے سزا کا سن کر کیا کہا ← کہ ہمیں کوئی غم نہیں جانا تو اللہ کے پاس ہی ہے چاہے ایسے ہی چلیں جائیں۔

* جب کسی بھی انسان / قوم / فوج / ملت میں دینداری + خوفِ خدا پیدا ہو جاتا ہے تو اس سے جو قوت اسے نصیب ہوتی ہے اسکی مثال نہیں۔

ایمان رکھنے والی قومیں سر اٹھا کر چلتی ہیں۔

126 ← ہمارا گناہ اتنا ہے کہ رب کی نشانیوں کے آنے پر ہم ایمان لے آئے۔ اور ہم تم سے کس چیز کا اور کیوں مشورہ کریں۔

یا اللہ ہم ایمان لے آئے ہیں اب ہمیں اس پر برقرار رکھ۔

حضرت بلال حبشیؓ نے اَحد اَحد کہنا اور تپتی ریت پر بھی کہنا نہ چھوڑا۔